Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوٹ ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۰ | ۱۷ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ۲۷ اخاء ۱۳۵۹ ہش ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۴۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے عید الاضحیٰ کی نماز مسجد فضل لنڈن میں پڑھائی

اور

پُرمعارف خطبہ ارشاد فرمایا

"مومن کی حقیقی خوشی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں ہے۔"

ہمیں چاہیئے کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی طرح ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خود کو پیش کرنے کے لئے تیار رہیں

ساؤتھ ہال اور برمنگھم میں مساجد اور مشن ہاؤسز کا افتتاح

لنڈن ۱۹ اخاء/اکتوبر۔ جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں لنڈن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے جو تازہ کیبل گرام ارسال کیا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ حضور تمام پاکستانی احباب جماعت کو عید مبارک کہتے ہیں۔

۱۸ اکتوبر کو حضور نے عصر کی نماز پڑھا کر ساؤتھ ہال کے مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا جس کے بعد حضور نے ایک کامیاب پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اس کے بعد حضور نے ۴۰۰ احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ اس تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ بہت سے مقامی باشندوں نے بھی شرکت کی۔ حضور نے برمنگھم کے مشن ہاؤس کا بھی افتتاح فرمایا۔ حضور نے اس موقعہ پر اپنے خطاب میں نوجوانوں میں وقار عمل کی روح کو سراہا۔ اور احباب پر زور دیا کہ وہ اپنی تمام سرگرمیوں میں کمال حاصل کریں۔ پریس کانفرنس میں حضور نے اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر فرمایا جو کہ پچھلے چھ سال میں جماعت پر ہوئے ہیں۔ اس سے قبل برطانیہ کے مشنری انچارج اور مسجد فضل لنڈن کے امام مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے احباب برطانیہ کی ان قربانیوں کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کی۔ جو کہ انہوں نے برطانیہ میں پانچ نئے مراکز اسلام کے قیام کے لئے ایک سال میں دی ہیں

۱۹ اکتوبر کو حضور نے لنڈن میں عید کی نماز پڑھائی۔ اور خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ کہ ایک مومن کی حقیقی خوشی اس میں ہے کہ وہ حضرت اسمٰعیلؑ کی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خود کو اس کی راہ میں پوری طرح وقف رکھے اور اس سلسلے میں اسے کسی کا خوف نہ ہو۔

مرزا انس احمد"

سپین میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھے جانے سے متعلق ریڈیو گیمبیا کی نشر کردہ خبر

مبلغ گیمبیا مکرم داؤد حنیف صاحب کے مرسلہ کیبل گرام کا اردو ترجمہ

بانجل (گیمبیا) ۱۹ اخاء/اکتوبر۔ گیمبیا کے دارالحکومت بانجل سے مبلغ انچارج مکرم مولوی داؤد حنیف صاحب نے جو کیبل گرام روزنامہ الفضل کے نام ارسال کیا ہے اس کا ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔

"گیمبیا کے ریڈیو نے ۱۵ اکتوبر کے بلیٹن میں مندرجہ ذیل خبر نشر کی ہے۔ احمدیہ مشن گیمبیا کے دفتر میں موصول ہونے والی ایک ٹیلیکس کے مطابق سپین میں سات سو سال کے عرصہ کے بعد پہلی مسجد

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا۔ دفتر کی طرف سے انکو جواب بھی دیا ملے گا۔" (۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۹ھش / دسمبر ۱۹۸۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۹ ہش (مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۳ بابت ۱۹ تا ۲۱ جولائی ۱۹۸۰ء (قسط دوم)

ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں عظیم ذمہ داریوں کی ادائیگی سے متعلق بیش بہا نصائح

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

ہمبرگ اور اسکے ماتحت جماعتوں کی اجتماعی ملاقات

۲۰ جولائی کو پونے بارہ بجے دوپہر جرمن نومسلم احمدیوں اور ہمبرگ میں مقیم خانین باشندوں کو ملاقات کا شرف عطا فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر مسجد فضل عمر میں تشریف لاکر ہمبرگ اور ہمبرگ مشن سے منسلک دیگر شہروں کی جماعتوں کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ اس وقت مسجد میں ڈیڑھ صد سے زائد احباب موجود تھے۔ حضور نے تربیتی اور تبلیغی امور سے متعلق انہیں بیش بہا نصائح سے نوازا۔

کھلی فضا میں قائم کی جانے والی غیر مسقف مسجد اور اس کی اہمیت

حضور نے محراب کے قریب کرسی پر تشریف فرما ہوکر سب سے پہلے کھلی فضا میں قائم کی جانے والی غیر مسقف مسجد کے اسلامی نظریہ کا ذکر فرمایا اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈال کر احباب کو اس پر عمل پیرا ہونے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا میں خدائی وعدوں کے مطابق جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ہر مقام پر جگہ کی تنگی اور شہروں میں زمین کے حصول میں دشواری کے پیش نظر یہ سوچ رہا ہوں کہ OPEN MOSQUE (یعنی کھلی فضا میں قائم کی جانے والی غیر مسقف مسجد) بھی بنائی جاسکتی ہے۔ اسکی مثال خود اسلامی تاریخ میں موجود ہے اور وہ ہے عیدگاہ کی مثال۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز آبادی سے فاصلہ پر کھلی جگہ ادا فرماتے تھے۔ آپؐ کی اس سنت کی پیروی میں امت میں کھلی جگہ عیدگاہ بنانے اور وہاں عید کی نماز ادا کرنے کا طریق رائج ہوا۔ ہم بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل کرتے ہوئے جگہ جگہ کھلی فضا میں غیر مسقف مساجد بنا کر ان سے عبادت کے ساتھ ساتھ تربیتی اور مذہبی پروگراموں پر عمل کرنے کے سلسلہ میں فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا آپ شہر سے دور ہیکٹر دو ہیکٹر زمین خریدلیں۔ باہر زمین آسانی سے مل بھی جائے گی۔ آپ وہاں OPEN MOSQUE بنائیں۔ نماز کی ادائیگی کے لئے جگہ مقرر کرلیں باقی زمین میں آپ پھلدار درخت لگا کر اور بارش وغیرہ سے بچنے کے لئے HUT کی طرز پر ایک شیڈ ڈال کر وہاں اپنے اجتماعات منعقد کرسکتے ہیں۔ بچوں کے کھیلوں کا انتظام کرنے کے علاوہ وہاں ان کی دینی تربیت کے پروگرام نافذ کرسکتے ہیں اور جب چاہیں وہاں پکنک بھی مناسکتے ہیں۔ الغرض عبادات بجالانے اور دینی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں OPEN MOSQUE سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ یوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "جعلت لی الارض مسجداً" کی رو سے ساری زمین ہی ہمارے لئے مسجد بنائی گئی ہے تاہم ایک کھلی جگہ کی حدبندی کرکے اسے بھی مسجد بنایا جاسکتا ہے اور آپ کو اس قسم کی مسجد عیدگاہ قائم کرکے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

دینی نقطۂ نگاہ سے دنیوی علوم کی افادیت

گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا دوسری بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ہے دینی اور دنیوی علوم میں مغائرت کے غلط نظریہ کی تردید۔ بعض لوگوں کی بہت بڑی غلطی تھی کہ انہوں نے دنیوی علوم کو خلاف اسلام قرار دیکر ان کی تحصیل سے لوگوں کو منع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے دینی علوم اور دنیوی علوم میں تفریق کی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ اس نے تو دینی اور دنیوی ہر دو علوم کو آیت قرار دیا ہے جس طرح لوگوں کو ہدایت دینا اور انہیں روحانی علوم و انتفاع سے ہمکنار کرنا ایک آیت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر چیز خواہ وہ کھجور کا درخت ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کی آیت ہے قرآن مجید نے تو ہر صبح سورج کے طلوع ہونے کو بھی آیت قرار دیا اور اسکے غروب ہونے کو بھی آیت قرار دیا ہے اور ان آیات پر غور کرنیوالوں کو اولوالالباب قرار دیا ہے وہ کہتا ہے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔

حضور نے فرمایا عرف عام میں جسے دنیوی علم کہتے ہیں ہمارے نزدیک وہ بھی دینی علم ہے ہم دینی اور دنیوی علم کی تفریق کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہر دنیوی علم جب تک وہ بگڑے نہیں وہ دینی علم ہی ہے پہلے زمانہ میں مسلمانوں نے دنیوی علوم کو دینی علوم کے طور پر ہی حاصل کیا تھا اور ان میں کمال حاصل کرکے دنیا کو بے انتہا فیض پہنچایا تھا بلکہ آج بھی دنیا ان کی خوشہ چینی پر مجبور ہے۔ اس کے ثبوت میں حضور نے سپین میں مسلمانوں کے طویل دور حکومت میں بلا استثناء ہر قسم کے دنیوی علوم کی ترویج اور حیرت انگیز ترقی اور مسلمانوں میں سے بالخصوص علامہ ابن رشد کے علمی کارناموں کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ ان سب علوم میں مسلمانوں نے مہارت دینی علوم کے طور پر ہی حاصل کی تھی اور انہیں دین کے فروغ کا ذریعہ بنانے کا کارنامہ انجام دیا تھا۔ وہ چونکہ ہر چیز کو کائنات میں رونما ہونیوالی ہر تبدیلی کو خدا تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کا جلوہ یقین کرکے اسے آیت سمجھتے تھے اسلئے وہ اسے پیار کرتے اور اس کے بارہ میں تحقیق سے کام لیتے اور اس سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کمی نہ رہنے دیتے۔ ہر چیز کو آیت یقین کرنے ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ دنیوی علوم کو بھی انہوں نے دینی علوم کے طور پر حاصل کیا اور نت نئے علوم کے دروازے ان پر کھلتے چلے گئے۔ قرآن کریم کا یہ بھی ایک اعجاز ہے کہ وہ اپنے حقیقی پیروؤں کو دنیا کے ہر میدان میں ایک بلند مقام پر فائز کردیتا ہے جیسا کہ اسنے مسلمانوں کو ایک زمانہ میں جب تک کہ وہ اس پر کما حقہٗ عمل کرتے رہے علم کے ہر شعبے میں بہت بلند مقام پر فائز کر دکھایا تھا۔ آپ لوگوں کو بھی چاہیئے کہ آپ احمدی یعنی قرآن کریم کے سچے پیرو ہونیکی حیثیت میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کو بھی دینی علوم کے طور پر حاصل کریں، بڑی جدوجہد سے حاصل کریں اور نہ صرف حاصل کریں بلکہ ان میں بھی کمال کے درجہ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

اسلامی معاشرہ کے حسین پہلو

بعدہٗ حضور ایدہ اللہ نے اسلام کے پیش کردہ نہایت حسین معاشرہ کے قیام کی اہمیت ذہن نشین کراتے ہوئے فرمایا اسلام نے معاشرہ میں بڑا حسن پیدا کیا ہے اس نے معاشرتی زندگی کی ایک ایک چیز کو لیا ہے اور اس کے بارہ میں ہماری راہنمائی کی ہے۔ جبتک اس رہنمائی سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھایا جائے اس وقت تک معاشرہ میں وہ حسن پیدا نہیں ہوسکتا جو اسلام اس میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پہلی بنیادی چیز جس پر اس ضمن میں اسلام نے زور دیا ہے وہ باہمی محبت ہے۔ اسلامی معاشرہ تبھی قائم ہوسکتا ہے کہ آپس میں محبت بڑھے۔ ایک دوسرے کیلئے دل میں رغبت پیدا ہو۔ ایک کو دوسرے سے گھن نہ آئے۔

حضور نے فرمایا معاشرتی زندگی کے اس بنیادی اصل کے علاوہ اسلام نے انسان کی ہر حرکت و سکون کی تہذیب و تادیب کا اہتمام کیا ہے اور اسکے متعلق تفصیلی ہدایات دی ہیں مثال کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کھانا کھاؤ تو طشتری میں ادھر ادھر ہاتھ نہ مارو اکٹھے بیٹھ کر کھاؤ لیکن کھاؤ اپنے سامنے سے اور کھاؤ بھی دائیں ہاتھ سے۔ اسی طرح لباس کے بارہ میں مغربی افریقہ کے مجدد حضرت عثمان بن فودیؒ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ جو بھی سادہ اور باوقار لباس میسر ہو وہ پہنا جاسکتا ہے کسی خاص طرز کے لباس کی تخصیص نہیں۔ آپؐ نے مختلف وقتوں میں مختلف لباس زیب تن فرمائے۔ آپؐ نے کرتہ بھی پہنا اور قمیص بھی۔ تہہ بند بھی باندھا اور پاجامہ بھی استعمال فرمایا۔ اسی طرح آپؐ نے سر پر رومال بھی باندھا اور عمامہ بھی نیز ٹوپی بھی پہنی۔ اس سے حضرت عثمان بن فودیؒ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ہر سادہ اور باوقار لباس اسلامی لباس ہے خواہ وہ کسی بھی طرز اور بناوٹ کا ہو [illegible] شرط کے ساتھ کوئی لباس بھی غیر اسلامی لباس نہیں قرار پاسکتا۔ ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃٌ للعالمین کہنا اور دوسری طرف لباس وغیرہ کے بارہ میں کسی خطہ کے لوگوں پر ایسا جمود لادینا جسے وہ برداشت نہ کرسکیں عقلمندی نہیں ہے۔ الغرض اسلام نے معاشرتی زندگی کے متعلق بہت پُر حکمت اور بہت تفصیلی ہدایات دیکر معاشرہ میں بڑا حسن پیدا کیا ہے۔ اسلامی معاشرہ کا اپنی زندگیوں میں حسین نمونہ پیش کرنا احمدیوں کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح و شادی کی تقریبات اور غیر شرعی رسوم

(مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

(۳)

پھر فرماتے ہیں :-

"لوگوں میں رواج ہے کہ جہیز وغیرہ دکھاتے ہیں اس رسم کو چھوڑنا چاہیئے جب دکھانے کی رسم بند ہو گی تو لوگ پوچھنے سے بھی ہٹ جائیں گے ہمیشہ اس بات پر جانبین کی نظر ہونی چاہیئے کہ ہمارے دین پر ہمارے اخلاق پر اس معاملہ کا کیا اثر پڑے گا۔"

(الفضل ۱۷ر اپریل ۱۹۲۱ء)

نہم :- تقریب رخصتانہ کے سلسلے میں ہی ایک اور المناک رسم جو بہت حد تک بند ہو چکی ہے مگر اس کا ایک حصہ باقی رہ گیا ہے۔ وہ لڑکی والوں کی طرف سے دعوت سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک وقت تھا جب بارات کو ایک ایک اور دو دو دن لڑکی والوں کے گھر میں روکا جاتا تھا۔ اور اس طرح بارات کے ساتھ رشتہ دار مہمانوں اور مقامی برادری کی خاطر تواضع پر کافی خرچ اٹھ جاتا ہے۔ اب یہ صورت تو نہیں رہی۔ مگر پھر بھی بارات کے ساتھ مقامی لوگوں کو دعوت طعام میں شریک منشاء شریعت کے خلاف ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

"لڑکی والوں کی طرف سے دعوت جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ ایک تکلیف دہ چیز ہے۔ لیکن اگر لڑکے والے بغیر دعوت کئے آنے والوں کو کچھ کھلا دیں تو یہ ہرگز بدعت نہیں ہاں! اگر یہ کہا جائے کہ جو نہیں کھلاتا غلطی کرتا ہے تو یہ خود بدعت ہے"

(الفضل ۱۸ر اپریل ۱۹۳۰ء)

پھر فرماتے ہیں :-

"رخصتانہ کے موقع پر جو دعوت لڑکی والوں کی طرف سے دی جاتی ہے فی الحال اسکو بند کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ دعوت غرباء کیلئے سخت تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔"

مزید فرمایا :-

"اس دعوت کا اطلاق اس دعوت پر نہیں ہوگا جو باہر سے آنیوالی براتوں کو دی جائے کیونکہ وہ تو مہمان ہوتے ہیں لیکن مقامی تقریبات میں دعوتیں دینی فی الحال بالکل ترک کر دی جائیں۔" (الفضل ۲۹ر اپریل ۱۹۲۷ء)

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس بارے میں جماعت کے لئے ہدایت یہ ہے کہ لڑکی والے زیادہ سے زیادہ موسم کے اعتبار سے صرف چائے کی پیالی یا پانی پیش کر سکتے ہیں۔ کھانے کی کوئی چیز ساتھ نہ ہو"۔

(الفضل ۱۸ر مارچ ۱۹۷۳ء)

دہم :- شادی کی بعض پرانی رسوم اب بالکل گلدستہ طاق نسیان بن چکی ہیں۔ مگر کچھ کچھ کے بعض مدھم آثار باقی رہ گئے ہیں۔ ان کو بھی ملیا میٹ کرنا قرین دانش مندی ہے۔ مثلاً بارات کو گالیاں دینا۔ لڑکے اور لڑکی کے اپنے گھر سے رخصت ہونے اور سسرال کے گھر میں داخل ہونے پر دروازے پر سرسوں کا تیل گرانا۔ لڑکے کو گھوڑی پر سوار کرنا اور سر پر سلامیاں ڈالنا، دولہا اور دولہن پر پیسے نچھاور کرنا یعنی چھوٹ کرنا وغیرہ یہ سب رسوم بہت حد تک ختم ہو چکی ہیں۔ جہاں ابھی تک ان کا رواج ہے وہاں بھی اس کے خلاف وعظ و نصیحت کرنا ضروری ہے تاکہ یہ لوح عالم سے ہمیشہ کے لئے نسیاً منسیاً ہو جائیں۔

ہاں! یہ رسوم بھی بعض مقامات پر اب تک جاری و ساری ہیں یعنی لڑکے کو لڑکی والوں کے گھر میں "لاگ" لے کر داخل ہونے دینا۔ دودھ پلا کر من پسند کا "لاگ" وصول کرنا، لڑکے کو پلنگ پر بٹھا کر "سلامیاں" دینا اور اسی طرح لڑکی کو میکے اور سسرال میں "سلامیاں" دینا یہ سب رسوم فضول خرچی کا موجب ہیں اور بعض اوقات جب لڑکیوں کو ان کی منشاء کے مطابق رقم نہیں ملتی تو کچھ نامناسب سی نوک جھونک بھی ہو جاتی ہے۔ اس طرح غریب طبقہ میں لڑکی کو سلامی میں ملنے والی رقم شکر رنجی کا سبب بن جاتی ہے کہ اس نے اپنے پاس یہ رقم رکھی اور سسرال کو کیوں نہ دی؟ پس ان حالات میں ان رسوم کو ترک کرنا ہی خیر و برکت اور باہمی پیار اور محبت کا موجب ہے۔

ان رسوم کے علاوہ کچھ اور رسوم بھی ہیں جو کسی طرح بھی پسندیدہ نہیں ہیں مثلاً لڑکے کا اس کے والدین سے اپنے گھریلو ملازمین (ماشکی، حجام، خاکروب) کے لئے "لاگ" وصول کرنا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

"نوکروں کو کچھ دینا برا نہیں خوشی کے موقع پر یہ لوگ ضرور طالب ہوتے ہیں اور ایک حد تک مستحق بھی وہاں طرف ثانی سے لے کر دینا رسم میں داخل ہے اور ایک حد تک کمینگی میں داخل ہے"

(الفضل ۵ر اگست ۱۹۱۵ء)

پھر ایک اور رسم جس کا تدارک نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ گھر سے رخصت ہوتے وقت لڑکی ضرور روتی ہے۔ یہ ایک خالص ہندوانہ رسم ہے۔ اسلئے اس کو ختم کرنا ہی بہتر ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

"ہندوستان میں یہ مرض بہت زیادہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا تعلق اہل ہنود سے ہے اور اہل ہنود میں بیاہ شادی کے موقع پر ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں کہ ان کی وجہ سے شادی تماشہ بن جاتی ہے۔ مثلاً روانگی کے وقت لڑکی خواہ کتنی ہی خوش ہو رونا ضروری سمجھا جاتا ہے"

(الفضل ۱۸ر اپریل ۱۹۲۵ء)

پھر ایک اور رسم بھاجی سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ نہ صرف فضول خرچی کا باعث ہے بلکہ دیہاتی ماحول میں بعض اوقات قباحتوں کا باعث بھی بنتی ہے۔ اس کو بھی مناسب حدود میں رکھنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

"ہماری قوم میں ایک یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے سو جاننا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۴۵)

پس یہ وہ خلاف شرع رسوم ہیں جو نکاح اور شادی کی تقریبات کے دوران میں عموماً منظر عام پر آتی ہیں۔ ایک مرد مومن جو خدا اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود اور ان کے خلفاء سے محبت و عقیدت کا دم بھرتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ ان کو فوری طور پر چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور محبت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

آخر میں "ترک رسوم" کے بارے میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے مبارک خلفاء کے چند ارشادات پیش خدمت ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

"رسومات کی بجا آوری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی ہے اور وہ اس طرح کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو کافی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر کافی سمجھا جاتا ..... تو اپنی طرف سے رسومات گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی؟"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵)

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آدابِ نماز

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب (ریٹائرڈ) لاہور

اسلام نے ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کے آداب سکھائے ہیں کوئی ایسا کام نہیں جو انسان کرے اور اس کے آداب نہ ہوں، پینے کے آداب کپڑا پہننے، مسجد میں داخل ہونے، باہر آنے، محفل، بڑوں سے ملنے گفتگو کرنے اور ناک صاف کرنے کے آداب، قرآن پاک کی تلاوت کے آداب وغیرہ وغیرہ۔ ان میں ایک نماز پڑھنے کے آداب بھی ہیں جہاں نماز کے دوسرے آداب اہمیت رکھتے ہیں وہاں سر کو ڈھانپنا اور موزوں طریقہ سے ڈھانپنا نہایت ضروری ہے سو اس ضمن میں ہم سر کے لباس کے متعلق کچھ ذکر کریں گے۔

حدیث میں آتا ہے (ترجمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران پگڑی یا ٹوپی پہننے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ نیز فرمایا کرتے تھے جب تم مسجدوں میں نماز کے لئے آؤ تو سر پر کچھ لپیٹ کر یعنی پگڑی کی طرح کچھ باندھ لیا کرو۔

(کشف الغمہ عن جمیع الامۃ جلد ۱)

دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض نوجوان ننگے سر نماز پڑھتے ہیں ایسا کرنا یقیناً حکم کی نافرمانی ہے اور نافرمان شخص خدا تعالیٰ کے حضور باریاب نہیں ہو سکتا۔ بعض جن میں بڑی عمر کے افراد بھی شامل ہیں۔ رومال کو مخروطی شکل میں سر پر باندھ لیتے ہیں جس سے ہوا کے ساتھ اور ویسے بھی سر کا وسطی حصہ ننگا ہوتا ہے وہ اپنے خیال میں تسلی میں ہوتے ہیں کہ انہوں نے سر کو ڈھانپا ہوا ہے۔ حالانکہ نماز کے دوران سر کے وسطی حصہ کا ننگا ہونا بھی جائز نہیں رحمت للعالمین نے اس کے متعلق بھی وضاحت فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا۔

نماز میں سر کے گرد رومال
کا سا کپڑا ایسے طور باندھنا
کہ سر کا وسطی حصہ ننگا رہے
دونوں صورتیں معیوب ہیں"
(ایضاً)

یہ دونوں حدیثیں بڑی صاف ہیں ہر نمازی کو ان کا خیال رکھنا چاہیئے۔

ہم نے مندروں میں ہندوؤں کو پوجا کرتے دیکھا وہ اپنے مذہب کے اصولوں کے مطابق دیوی کے قدموں میں اس عاجزی سے جھکتے ہیں کہ سر کو قدموں پر رکھنے کے اور کوئی نازیبا حرکت نہیں ہوتی۔ گوردواروں میں بھی یہی دیکھا کہ ان کے اپنے اعتقادات کے مطابق مخصوص حرکات کے علاوہ کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ ہم نے گرجا گھروں کا بھی جائزہ لیا کہ وہ بھی بنچوں پر اس سکون اور خاموشی سے بیٹھے ہیں کہ پادری کے انجیل کی آیات پڑھنے کے دوران ان کے سانس لینے سے جو جسم میں حرکت پیدا ہوتی ہے کے سوا اور کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ اگر مشرک اپنی عبادات میں اس قدر محتاط ہوتے ہیں کہ کوئی ناجائز حرکت پیدا نہیں ہونے دیتے تو کیا خدائے واحد کے حضور جھکنے اور سر بسجود ہونے والے اس قدر بے نیاز ہو چکے ہیں کہ انہیں فرمان خداوندی

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ
صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ
(المومنون ۳)

اور

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ
الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ
الْفِرْدَوْسَ۔
(المومنون ۱۱)

یعنی جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور وہی لوگ وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے۔ کا بھی خیال نہیں آتا۔

نماز تو ایسی عبادت ہے جس میں خدا تعالیٰ کے تصور کے سوا کوئی اور چیز سما ہی نہیں سکتی اور مخصوص حرکات جس کی نماز میں اجازت ہے کے سوا کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی اگر نمازوں کے دوران ہم اس فکر میں رہیں کہ ہوا سے رومال اڑ نہ جائے۔ ٹوپی سر کے وسطی حصہ پر رکھی ہوئی گر نہ پڑے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ نماز خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوگی اور نہ ہی اپنی مرضی کی حرکات سے نماز میں لذت اور سرور حاصل ہو سکتا ہے اور نہ ہی نماز میں ادب اور متانت پائی جائے گی۔ یہ تو محض ٹکریں مارنا ہوگا اس سے دل اور روح سکون نہیں پا سکتے اور روح تشنہ ہی رہ جائیگی۔ ایک طرف تو نمازی کی یہ حالت اور دوسری طرف جب ایک مخالفِ اسلام حقیقی نمازی کو نماز پڑھتے دیکھتا ہے تو اس کا قلم اس کے بس میں نہیں رہتا اور لکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ "مسلمانوں کے طریق عبادت میں نہایت ادب اور متانت پائی جاتی ہے۔ مسجد کے اندر نمازی کی نگاہوں میں طریق عمل میں کوئی ہیجان نہیں ہوتا بلکہ اس میں سکون اور عاجزانہ پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے اور وہ اپنے خالق کی عبادت میں ہمہ تن کھویا ہوا نظر آتا ہے...... یہ ہے ایک مسلمان کی عبادت کی کیفیت۔" لیکن جب ہم دکھاوے کے نمازی کو ننگے سر اور ایسی ٹوپی یا رومال کو سر پر باندھے دیکھتے ہیں۔ جو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد گھٹتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور نماز کے آداب کو چھوڑ کر ٹوپی یا رومال کو تھامنے کے ڈھب سیکھ رہا ہے۔

ایک انسان حاکم وقت سے ملنے جاتا ہے۔ خواہ حاکم وقت ایک تحصیلدار ہو یا صدر مملکت تو وہ اپنی استطاعت یا اس سے بھی بڑھ کر لباس پہنے گا بار بار آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر تسلی کرے گا کہ لباس اس کے جسم پر موزوں ہے جس سے وہ باوقار لگتا ہے اور اس میں حاکم وقت کا ادب اور عزت افزائی بھی مقصود ہوتی ہے پھر ایک مسلمان جب احکم الحاکمین کے حضور پیش ہوتا ہے تو اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق لباس کا انتخاب کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی یہی ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى
اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ
(مشکوۃ جلد ۲۔ باب اللباس)

یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت مرغوب ہے کہ اس کی نعمتوں کا اثر اس کے بندہ کو دکھایا جائے۔ سو جب اللہ تعالیٰ نے کسی کو نعمت عطا کر ہے تو اس بندہ کا فرض ہے کہ اس کے اثر کو نمایاں کرے اور اس نعمت اور عطا کو مناسب حال بنا سکے۔ لیکن دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے وقت بدن پر بہترین لباس ہوگا۔ لیکن سر کو ایسے بھدے طریقہ سے ڈھانپا جاتا ہے کہ جہاں اس سے اس کی اپنی شخصیت متاثر ہوتی ہے وہاں آنحضرتؐ کے ارشاد کے مطابق کفران نعمت بھی ہے۔

مختصر یہ کہ آجکل اس قسم کی ٹوپی کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے جو یقیناً نمازی کی شخصیت کو اجاگر نہیں کرتی نہ خدا تعالیٰ کے عطا کردہ لباس کے مطابق جسم کا وقار ظاہر کرتی ہے اور نہ ہی جسم کو ظاہرہ طور پر خوبصورت بناتی ہے اور پھر پیارا خدا جس نے انسان کو سب نعمتیں اور عزتیں عطا فرمائی ہیں اس کی عطا کردہ نعمتوں کا اظہار نہ کرنا ناشکری بھی ہے۔ ننگے سر یا ایسی چیز سر پر رکھنا جس سے سر کا وسطی حصہ ننگا ہو اور اس کو بار بار تھامنا پڑے گا حکم خداوندی اور رحمت للعالمین کے فرمان کی خلاف ورزی بھی ہے (جس سے ایک مسلمان کو بچنا چاہیئے) اور پھر جس غرض کیلئے نماز ادا کی جاتی ہے وہ غرض بھی پوری نہیں ہوتی بلکہ جسم اور روح کے ارادے ہمہ تن نماز نہیں ہوتے۔

وہ پیارا وجود جس نے ہمیں بھولے ہوئے اسباق از بر کرائے جس نے ہمیں دعا کی حقیقت سمجھائی۔ جس نے ہمیں نماز میں سرور و لذت کا از سرِ نو گر سکھایا جو اس بحر کا شناور ہے فرماتا ہے:۔

"میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں"

(الحکم جلد ۳ صفحہ ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا ایک روشن ستارہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

(مکرم رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوہاٹ)

حضرت علیؓ وہ جلیل القدر اور بلند پایہ صحابی ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چوتھے خلیفہ بننے کا شرف حاصل ہوا آپ ہی وہ خوش نصیب انسان ہیں جنہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی کے مبارک ارشاد سے نوازا آپ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں عشرہ مبشرہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی جنت کی نوید سنائی۔ آپ ہی وہ پہلے اور آخری خوش نصیب اسلام کے مجاہد ہیں جن کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی جسے کعبۃ اللہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی عبادت کے لیے بنایا اس وقت سے لیکر آج تک یہ شرف حضرت علیؓ کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہوا حضرت علیؓ کا یہ دینی شرف بھی کچھ کم نہیں کہ آپ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آپ کے زیر تربیت اپنی طفولیت۔ بچپن اور جوانی کا زمانہ گذرا۔ ظاہر ہے کہ اخلاق اور علم کے لحاظ سے آپ کس قدر بلند مرتبہ اور بلند پایہ انسان ہونگے۔ جنہوں نے افضل الرسل اور خیر الرسل حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن شفقت ومحبت میں پرورش پائی آپؓ ہی وہ نیک طبع اور فرشتہ سیرت نوجوان تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ الزہراؓ کے لیے آپ کا انتخاب فرمایا آپ ہی وہ خوش نصیب مجاہد اسلام ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے وقت دس سال کی عمر میں آپ پر ایمان لانے کا شرف حاصل ہوا آپ ہی وہ اسلام کے بہادر اور نڈر بطل جلیل ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر جنگ میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا آپ نے اپنی بہادری اور شجاعت کے خوب جوہر دکھائے فاتح خیبر اور شیر خدا کے لقب سے نوازے گئے آپ علم وفضل زہد وتقویٰ۔ بہادری شجاعت فہم وذکا عقل و دانش اور حلم وخلق میں صحابہ کرامؓ میں امتیازی اور نمایاں مقام رکھتے تھے۔

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے اور حضورؐ سے عمر میں تیس سال چھوٹے تھے آپ کے والد ابوطالب اور والدہ فاطمہؓ بنت اسد تھیں۔ والد نے آپ کا نام زید والدہ نے حیدر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رکھا ابوالحسن اور ابوتراب کنیت تھی۔ مرتضیٰ اور شیر خدا لقب تھا عام طور پر جناب امیر کے نام سے پکارے جاتے تھے ہجرت مدینہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپؐ کے بستر پر سوئے ہجرت کے ڈیڑھ سال بعد حضرت فاطمۃ الزہرا بنت رسولؐ سے آپ کی شادی ہوئی شادی کے وقت آپ کے پاس کچھ بھی نہیں تھا نہ رہنے کو مکان تھا نہ کھانے کیلئے روٹی زرہ بیچ کر شادی کی اور ولیمہ کا بندوبست کیا۔ اور ایک انصاری حارث بن نعمان نے اپنے مکانوں میں سے ایک مکان دیا اس میں آپ نے دلہن کو اتارا اور اس طرح اپنی ازدواجی زندگی شروع کی حضرت حسن حسین محسن۔ زینب اور ام کلثوم آپ کی اولاد تھیں جب تک حضرت فاطمۃ الزہرا زندہ رہیں آپ نے دوسری شادی نہیں کی۔

آپ صاحب الرائے تھے اور ان اصحاب میں سے تھے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہم امور کے متعلق مشورہ کیا کرتے تھے اور آپکا یہ مقام حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ اور حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں بھی قائم رہا۔ آپ ان تینوں خلفاء کے مشیر خاص رہے اور نہایت وفاداری سے خدمت اسلام بجالاتے رہے سنہ ہجری قمری آپ کے مشورے سے حضرت عمرؓ نے جاری فرمایا تھا۔ تاریخی نقطہ نگاہ سے حضرت علیؓ کے انتخاب خلافت کی روئیداد ہدیہ قارئین کی جاتی ہے

حضرت علیؓ کا انتخاب

جب حضرت عثمان غنیؓ مفسدوں کے ہاتھوں ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ بمطابق ۲۰ مئی ۶۵۶ء کو شہید ہوئے تو اس وقت اسلامی حکومت مسند خلافت سے خالی ہو گئی اور مدینہ میں شور قیامت بپا تھا ہر طرف افراتفری کا عالم تھا مفسد لوگ اس لوٹ مار میں مصروف تھے انہوں نے حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کو لوٹنے کے بعد بیت المال کو بھی لوٹا اس وقت بیت المال میں روپوں کی صرف دو تھیلیاں تھیں۔ بیت المال کے محافظوں نے اس وجہ سے مفسدوں کا مقابلہ نہ کیا کہ خلیفہ وقت شہید ہو چکے تھے اب ان لوگوں کا مقابلہ کرنا فضول تھا اور وہ چابیاں پھینک کر چلے گئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جب حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کی خبر ملی تو ان کو بہت صدمہ اور غم ہوا۔ اور بعض نے تو حضرت عثمانؓ کے حق میں صرف یہی کہا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اسلامی لشکر جو حضرت عثمانؓ کی مدد کیلئے مدینہ آرہے تھے جب ان کو حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کی خبر ملی تو وہ مدینہ سے چند میل کے فاصلہ سے ہی لوٹ گئے اور مدینہ کے اندر اس لیے داخل نہ ہوئے کہ اب ان کے جانے سے حضرت عثمانؓ کی کوئی مدد نہ ہو سکتی تھی اور خطرہ تھا کہ فساد زیادہ نہ بڑھ جائے اور مسلمان عام طور پر بلا امام کے لڑنا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ اس وقت مدینہ ان لوگوں کے قبضہ میں تھا۔ ان ایام میں انہوں نے جو حرکات کیں وہ نہایت حیرت انگیز تھیں۔ حضرت عثمانؓ کو شہید تو کر چکے تھے ان کی نعش کے دفن کرنے پر بھی وہ اعتراض کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ تین دن تک آپؓ کو دفن نہ کیا جا سکا آخر صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے ہمت کر کے رات کے وقت آپ کو دفن کیا ان لوگوں کے راستہ میں بھی انہوں نے روکیں ڈالیں لیکن بعض لوگوں نے سختی سے ان کا مقابلہ کرنے کی دھمکی دی تو دب گئے

حضرت عثمانؓ کی تدفین کے بعد ضروری تھا کہ سنت متواترہ کے مطابق خلیفہ کا انتخاب ہوتا۔ علامہ طبریؒ لکھتے ہیں

" حضرت عثمان کی شہادت کے بعد تین دن تک مسند خلافت خالی رہی مدینہ میں شور قیامت بپا تھا ہر طرف باغی چھائے ہوئے تھے لیکن خلافت کا انتظام بہرحال ضروری تھا اس وقت اکابر صحابہؓ میں ایک حضرت علیؓ ہی کی ذات ایسی تھی جس پر سب کا اتفاق ہو سکتا تھا چنانچہ مہاجرین اور انصار جن میں حضرت طلحہؓ و زبیرؓ بھی تھے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ خلیفہ کا انتخاب ضروری ہے حضرت علیؓ نے یہ اشارہ سمجھ کر جواب دیا کہ مجھ کو اس کی حاجت نہیں جسے تم منتخب کرو گے میں بھی اسے قبول کر لونگا ان لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا اس منصب کا مستحق نہیں ہے اس لیے آپ کے علاوہ ہم کسی دوسرے کو منتخب ہی نہیں کر سکتے۔ حضرت علیؓ نے پھر عذر کیا اور فرمایا امیر ہونے کے مقابلہ میں مجھے وزیر ہونا زیادہ پسند ہے تم جس کو منتخب کرو گے میں بھی اسکو منتخب کرونگا

(تاریخ ابن خلدون جلد ۲ ص ۱۵۱)

آخر میں لوگوں نے پھر عرض کیا کہ ہم لوگ آپ ہی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے غرض مسلمانوں کے اصرار پر مجبور ہو کر اور امت اسلامیہ کے مفاد کا لحاظ کر کے آپ نے قبول فرمایا۔ اور مجمع عام میں سے مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی"

(طبری ص ۳۰۶۶) (ابن اثیر جلد ۳ ص ۸۴)

اس بیعت میں مدینہ کے تمام ممتاز صحابہ شریک تھے" (ابن سعد جلد ۳ ق ۱ ص ۲۰)

آپ ذی الحجہ ۳۵ھ میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون اپنی کتاب تاریخ ابن خلدون میں لکھتے ہیں" حضرت علیؓ ابن ابی طالب ان لوگوں کے اصرار سے مسجد میں تشریف لائے اور صحابہ کرامؓ کے مواجہہ میں طلحہ اور زبیر سے کہا " میں تمہیں اختیار دیتا ہوں اگر تم پسند کرتے ہو تو میں تمہارے ہاتھ پر بیعت کروں اور تم راضی ہو تو میرے ہاتھ پر بیعت کرو" انہوں نے کہا نہیں ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے یہ کہہ کر طلحہؓ اور پھر زبیر نے بیعت کی طلحہ اور زبیر کے بعد حاضرین جلسہ نے بیعت کی

(تاریخ ابن خلدون حصہ اول باب ۲۰)

الغرض حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے اور آپ بھی دوسرے خلفاء کی طرح خلفاء راشدین میں شمار کیے جاتے ہیں آپ کا انتخاب اللہ تعالیٰ کی تائید و منشاء کے مطابق ہوا کیونکہ سنت مستمرہ یہی ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ اس امر کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علیؓ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق خلیفہ منتخب ہوئے تھے حالانکہ آپ بار بار یہ فرماتے رہے کہ میں اس منصب کا مستحق نہیں ہوں۔ تم لوگ کسی دوسرے کو اس منصب کے لیے منتخب کر لو لیکن عرش الہی پر یہ مقدر ہو چکا تھا کہ خلیفہ حضرت علیؓ ہی ہونگے دوسرے خلیفہ کے انتخاب میں مومنوں کی آراء مشیت الہی کا آئینہ دار ہوتی ہیں اور خلیفہ کا انتخاب خدا تعالیٰ کی منشاء اور رضا کے ساتھ ہی ہوتا ہے ایک ثبوت اس بات کا یہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ آپ نے جب حضرت امیر معاویہ رضؓ کے نام خط لکھا تو اس میں تحریر فرمایا کہ۔

"میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کی بیعت کی تھی اور اسی طریق پر کی ہے جس طریق پر ان کی کی تھی اب حاضر کو پیچھے رہنے کا اختیار نہیں اور غائب کو رد کرنے کا حق نہیں شوریٰ تو مہاجرین اور انصار کی ہوتی ہے جب وہ ایک شخص کے انتخاب پر متفق ہو جائیں اور اسے امام مقرر کر لیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی دلیل ہے۔"

(نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۷)

آپ کل چار سال آٹھ مہینے اور چوبیس دن مسند خلافت پر متمکن رہے ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ (۶۶۱ء) کو آپ صبح کی نماز پڑھنے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک خارجی ابن ملجم نے آپ پر حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

"ہر صاحب استطاعت
احمدی الفضل
خود خرید کر پڑھے"

مختلف جماعتہائے احمدیہ میں تربیتی جلسے

چک ۱۰۳/۶ آر ضلع بہاولنگر

مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ جماعت احمدیہ چک ۱۰۳/۶ آر ضلع بہاولنگر کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ مسجد احمدیہ مقامی میں جو کہ بہت خوبصورت اور نئی تعمیر شدہ مسجد ہے میں انعقاد پذیر ہوا۔ پہلا اجلاس نماز جمعہ سے قبل زیر صدارت مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم خوانی کے بعد شروع ہوا مکرم نذیر احمد صاحب خادم قائد ضلع بہاولنگر اور مکرم ہدایت اللہ صاحب نے علی الترتیب "تربیت اولاد" اور "امام مہدی کا ظہور" کے موضوع پر تقاریر کیں صدر جلسہ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے موضوع پر خطاب فرمایا

دوسرا اجلاس بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم نذیر احمد صاحب خادم منعقد ہوا تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد "نظام خلافت کی اہمیت و برکات" "اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ثمرات" اور "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام" کے مواضیع پر بالترتیب مکرم ہدایت اللہ صاحب، مکرم نذیر احمد صاحب خادم قائد ضلع بہاولنگر اور مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے پون پون گھنٹہ کی نہایت مؤثر و مفید تقاریر کیں اس جلسہ میں ضلع کی پندرہ جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت فرمائی۔ مستورات کے لیے پردہ کا انتظام تھا آخر میں صدر جلسہ کی درخواست پر چوہدری غلام قادر صاحب صدر جماعت احمدیہ ۱۰۳/۶ آر نے اجتماعی دعا کرائی

(بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ ۱۰۳/۶ آر ضلع بہاولنگر)

لیہ ضلع مظفرگڑھ

محض خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ لیہ کو یہ توفیق ملی کہ وہ اپنا تربیتی اجتماع منعقد کر سکے۔ یہ اجتماع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت ۱۳ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ شروع ہوا ضلع بھر سے ۳۰ احباب جماعت نے شرکت کی اس کے علاوہ بھکر ضلع میانوالی کی جماعت نے بھی شرکت کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ حافظ مبارک احمد صاحب نے فرمائی صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے عہد دہرایا عہد کے بعد خاکسار خالد احمد شمس نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام سنایا مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب نے حضور کے دورہ کی تفصیلات بیان کیں اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا اس اجتماع کا ایک خاص پروگرام علمی مذاکرہ تھا جس کے لیے لیہ کے پروفیسرز، وکلاء بنک منیجرز اور معزز شہریوں کو دعوت دی گئی تھی محترم صاحبزادہ صاحب سے سوالات کیے جن کے نہایت مدلل جوابات دیئے گئے اس مذاکرہ کا خاص اثر دوستوں پر ہوا جس کا اظہار بعض غیر از جماعت دوستوں نے بعد میں کیا اس مذاکرہ کے بعد مہمانوں کو چائے پیش کی گئی اجتماع کے آخری اجلاس میں بیرون ممالک میں احمدیت و اسلام کی تبلیغی مساعی سلائیڈز کے ذریعہ دکھائی گئیں۔ جس کے لیے مرکز سے مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر تشریف لائے ہوئے تھے اس میں بھی غیر از جماعت دوستوں نے دلچسپی سے شرکت کی اور بہت متاثر ہوئے یہ اجتماع رات گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا یہ اجتماع بہت ہی بابرکت ثابت ہوا اللہ تعالیٰ ایسے اجتماعات کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے

(خالد احمد شمس شاہد مربی سلسلہ متعین لیہ)

دفتر ایگزیکٹو انجینئر پی ایچ انجینئرنگ ڈویژن میانوالی

ٹنڈروں کی طلبی کا نوٹس

۱۔ زیر دستخطی کو منظور شدہ ٹھیکیداران / فرموں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے جنہوں نے موجودہ کیلنڈر سال کے لئے اپنے ناموں کی تجدید / اندراج کرا لیا۔ اور مجوزہ اندراج / تجدید فیس جمع کرا دی ہو۔ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے فیصد / آئیٹم ریٹس سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ کام میانوالی میں دفتر زیر دستخطی میں دستیاب ہیں ٹنڈر ۲۸/۱۱ کو ۱۱ بجے قبل دوپہر موقعہ پر موجود ٹھیکیداران یا ان کے مجاز نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ دستاویزات ٹنڈر ڈویژنل ہیڈ کلرک ڈویژن ہذا سے دفتری اوقات میں ۲۷/۱۱ کو رولز کے تحت مجوزہ قیمت نقد ادا کرنے پر حاصل کر سکتے ہیں۔

۲۔ رقم زر ضمانت بزرڈ ڈیپازٹ ان کال خزانہ / بینک بحق ایگزیکٹو انجینئرنگ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن میانوالی کا ٹنڈر دستاویزات کے ساتھ آنا لازمی ہوگا۔ ورنہ ٹنڈر قابل غور نہیں ہوں گے۔

۳۔ زیر دستخطی کسی یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتائے مسترد کر دینے کے مکمل مجاز ہوں گے۔

۴۔ ایسے تمام ٹھیکیداران / فرمیں جو ٹنڈروں کی اجرا کی خواہشمند ہوں ان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ٹنڈروں کے اجرا کے وقت اپنے ساتھ اپنے اندراج / تجدید خطوط بشمول سرکاری رسید برائے ڈیپازٹ تجدید / اندراج فیس برائے موجودہ سال ہمراہ لائیں ورنہ انہیں ٹنڈر دستاویزات جاری نہیں کی جائیں گی

نمبر شمار	نام کام	اندازاً لاگت	زر ضمانت	مدت تکمیل
۱	دیہی واٹر سپلائی سکیم تولہ منگی ضلع میانوالی (تعمیر پرکولیشن ویل / پی مشینری پمپ چیمبر وغیرہ)	۴,۵۰,۰۰۰ روپے	۹,۰۰۰ روپے	۶ ماہ

ایگزیکٹو انجینئر
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن میانوالی

IPL-6176

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

قرارداد تعزیت

۱۰ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ پشاور کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس ہوئی۔

"ممبرات لجنہ اماء اللہ پشاور محترمہ شمیم شریف صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پشاور کی بہن محترمہ گلشن شہزاد صاحبہ کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہیں مرحومہ نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور مرحومہ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین محترمہ شمیم شریف صاحبہ جماعت کی ایک بہت نیک، مستعد اور مخلص کارکن ہیں آپ ایک دفعہ پہلے بھی لجنہ پشاور کی صدر رہ چکی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے آمین

(نصرت جہاں
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا یک روزہ تربیتی اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۳؍ اکتوبر بروز جمعہ مسجد اقصیٰ میں ربوہ کے خدام اور اطفال کا یک روزہ تربیتی اجتماع منعقد کیا گیا۔ خدام و اطفال کی کثیر تعداد نے اس کی روحانی برکتوں سے استفادہ کیا۔

اس تربیتی اجتماع کی تیاری ایک مجوزہ پروگرام کے مطابق ایک ماہ پہلے سے شروع کر دی گئی تھی۔ تمام ناظمین کرام اور بلاک لیڈر صاحبان کے فرائض مقرر کئے گئے۔ بلاک وار اجلاسوں میں اجتماع کی اہمیت پر تقاریر کر کے خدام کو اس میں شمولیت کی تلقین کی گئی۔

حسب پروگرام اس اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ ۳؍ اکتوبر کو صبح ½۲ بجے بذریعہ "صلِّ علیٰ محمدٍ" بیداری کروائی گئی۔ ربوہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ناظمین صاحبان کے دو گروپوں نے تمام حلقوں میں جا کر زعماء اور اپنی مجالس عاملہ کو بیدار کیا جو محلّہ کی مسجد میں سوئے ہوئے تھے۔ اس ضمن میں مکرم شریف احمد صاحب بھٹی اور مکرم میاں عبدالصمد احمد صاحب نے رسائی کو آسان بنانے میں خصوصی معاونت کی۔ اسی طرح ۱۶ سائیکل سوار خدام کو چار گروپوں میں یمن بلاک، نصر بلاک، صدر بلاک اور رحمت بلاک بھجوایا گیا۔ جنہوں نے گلی گلی میں "صلِّ علیٰ نبیّنا۔ صلِّ علیٰ محمدٍ" کے سرمدی نغموں سے خدام کو بیدار کروایا۔ ناصر ہوسٹل، دارالبرکات، دارالعلوم غربی اور رحمت بلاک کی مجالس کے تین صد سے زائد خدام نے مسجد اقصیٰ میں آ کر مکرم قاری عاشق حسین صاحب کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی۔ باقی مجالس میں محلّہ وار باجماعت نماز تہجد کا انتظام بھی نظامت تربیت کے تحت نہایت کامیاب سطح پر کیا گیا اور ہر محلہ کی مسجد میں خدام نے نماز تہجد ادا کی۔

اپنے محلّہ کی مساجد میں نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد تمام خدام اپنے زعماء کرام کی قیادت میں صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمدٍ پڑھتے ہوئے نماز فجر کی ادائیگی کے لئے مسجد اقصیٰ آئے۔ روحانی کیف و سرور کے اس عالم میں ۷۰۰ خدام نے نماز فجر باجماعت ادا کی اس کے بعد مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے صدق و صفا کے موضوع پر درس قرآن کریم دیا۔ پھر بالترتیب مکرم نصیر احمد صاحب قمر اور مکرم مرزا نصیر احمد صاحب نے درس حدیث بعنوان "گالی نہ دینے کے بارہ میں اسلامی تعلیم" اور درس ملفوظات بعنوان "ہمدردی اور نرمی کے بارہ میں اسلامی تعلیم" دیا۔

½۶ بجے تمام خدام کو مسجد کی شمالی گیلری میں بٹھا کر ناشتہ پیش کیا گیا۔

۷ بجے کے قریب ربوہ کی مجالس کے اطفال بھی ٹولیوں کی صورت میں اپنے اپنے جھنڈے لے کر مسجد اقصیٰ میں پہنچ گئے۔

½۸ بجے صبح اجتماع کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت اور عہد کے بعد مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے افتتاحی خطاب فرمایا اور خدام کو زریں ہدایات سے نوازا۔ پھر محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب اور محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی نے تربیتی تقاریر فرمائیں اور خدام کو قربانیاں دینے کی ترغیب اور مثالی زندگی گذارنے کی تلقین فرمائی۔ مکرم قمر داؤد صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی جس کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے "امام مہدی کے مقام" پر بڑے دلنشین پیرائے میں روشنی ڈالی۔

½۹ بجے سے ½۱۱ بجے تک دلچسپ علمی مقابلے ہوئے جس میں تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی، تقاریر اور عام معلومات کے مقابلے شامل تھے۔ پھر طعام اور نماز جمعہ کے لئے اجلاس برخاست ہو گیا۔

نماز جمعہ کے بعد دوسرا اجلاس ۲ بجے مکرم مرزا محمد دین صاحب ناز مہتمم مقامی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم حکیم دین محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے حضورؑ کی صحبت صالحہ کے ایمان افروز واقعات سے حاضرین کو محظوظ کیا اور پھر مکرم قاری عاشق حسین صاحب اور مکرم مہتمم صاحب مقامی نے خدام کو مختلف تربیتی، روحانی اور اخلاقی پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی۔

½۳ بجے جامعہ کی گراؤنڈ میں حسب پروگرام ورزشی مقابلے کروائے گئے۔ کبڈی، فٹ بال، رسہ کشی اور والی بال میں بالترتیب دارالصدر بلاک، ناصر ہوسٹل، صدر بلاک اور دارالرحمت کی A ٹیم اول قرار پائیں۔

میچز کے اختتام کے ساتھ ہی تقسیم انعامات کی کارروائی مکرم ڈاکٹر قریشی لطیف احمد صاحب کی صدارت میں عمل میں لائی گئی۔ تقسیم انعامات میں سہ ماہی وار اور سالانہ کارگذاری کی بناء پر حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی مجالس اور سال رواں میں اچھا کام کرنے کی بناء پر بلاک لیڈران، زعماء اور منتظمین صاحبان کو اسناد امتیاز، اسناد حسن کارکردگی اور کپ انعامات دیئے گئے۔

سہ ماہی اوّل و دوم میں اوّل مجلس: دارالصدر جنوبی۔ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ

سہ ماہی سوم و چہارم میں اوّل مجلس: ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔

قرار پائی ہیں۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی نے حاضرین مجلس سے خطاب فرمایا جس میں خدام کو علمی معیار بڑھانے اور مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے پُرجوش تیاری کروانے کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور دعا کے ساتھ اس اجتماع کا اختتام فرمایا۔ اس اجتماع میں بفضلہ تعالیٰ ۱۵۰۰ خدام و اطفال کے علاوہ انصار صاحبان نے بھی شرکت فرما کر اس اجتماع کے پروگرام کو کامیاب و دلچسپ بنایا۔

(سیکرٹری اجتماع کمیٹی)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بیٹا سید آصف شہزاد بعمر ۱۲ سال متعلم ساتویں جماعت گاہے بگاہے پٹھوں کے کھنچاؤ کے باعث بیمار ہو جاتا ہے۔ عزیز سید لال شاہ صاحب کا پوتا اور سید مجید احمد شاہ صاحب مرحوم کا بیٹا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری امیدوں کے اس مرکز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے اپنی امان میں رکھے اور دین کا خادم بنائے آمین۔

سیدہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ سید مجید احمد شاہ صاحب مرحوم فوڈ گرین انسپکٹر منڈی وار برٹن (ضلع شیخوپورہ)

(۲) محترمہ امۃ الباری صاحبہ اہلیہ برادرم مکرم ایم ظفر اللہ صاحب آف سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور ایک عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ C.M.H لاہور میں بھی کافی عرصہ تک داخل رہی ہیں۔ اب برادرم ظفر اللہ صاحب انہیں کراچی مزید علاج نیز معائنہ کے لئے لے گئے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے کامل شفا یابی بخشے۔ آمین۔

(محمد عمر بشیر احمد ریلوے روڈ ربوہ)

(بقیہ صفحہ ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جو شخص رسوم اور بدعات کو نہیں چھوڑتا جس طرح اس کا ایمان پختہ نہیں ویسی طرح وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد اور اسلام کی تقویت کے لئے وہ قربانیاں بھی نہیں دے سکتا جن قربانیوں کا اسلام اس سے مطالبہ کرتا ہے۔"

(الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۶۶ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی پر ہر احمدی خاندان اور ہر احمدی تنظیم پر یہ فرض ہے کہ وہ خود بھی بدعتوں سے اپنے آپ کو بچائے .... اور اس بات کی نگرانی کرے کہ کوئی احمدی بھی رسوم و رواج کی پابندی کرنے والا نہ ہو اور بدعات میں پھنسا ہوا نہ ہو .... اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ان رسوم و بدعات سے محفوظ رکھے آمین۔"

(الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۶۶ء)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والسلام مع الاکرام

احمدی طالب علموں کو اپنی استعداد بڑھانے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن فیصل آباد کے اجلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا خطاب

مورخہ ۱۰ اکتوبر کو صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تشریف لائے۔ جناب حافظ جاوید صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی درخواست پر اپنی بے پناہ مصروفیات سے وقت نکال کر ایسوسی ایشن کے اجلاس میں شرکت کی۔ یہ اجلاس ایک احمدی سٹوڈنٹ آفتاب احمد صاحب کے گھر ہوا۔ محترم میاں صاحب کے تشریف لانے پر احمدی طالب علموں کا محترم میاں صاحب سے تعارف کروایا گیا۔ تعارف کے دوران محترم میاں صاحب نے ہر طالب علم سے اس کی تعلیمی پروگرس کے متعلق پوچھا۔ اور تلقین فرمائی کہ احمدی طالب علموں کو چاہیئے کہ وہ اپنی تعلیمی استعداد بڑھانے کی پوری کوشش کریں۔

ایسوسی ایشن کی طرف سے چائے پارٹی کا انتظام تھا۔ محترم میاں صاحب نے طلباء کے امور پر گفتگو فرمائی۔ ایک طالب علم کے مسئلہ ارتقاء کے متعلق پوچھنے پر محترم میاں صاحب نے اپنی گراں قدر معلومات سے نوازا۔

گفتگو کے دوران محترم میاں صاحب نے چھٹی حس کے بارے میں بتایا اور فرمایا کہ چھٹی حس کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ محترم میاں صاحب کی عالمانہ گفتگو کو احمدی طالب علموں نے نہایت توجہ سے سنا۔

آخر میں طلباء کے اصرار پر محترم میاں صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو کھینچوائے گئے۔ اور دعا کے ساتھ اس ملاقات کا اختتام ہوا۔ اس ملاقات میں زرعی یونیورسٹی پنجاب میڈیکل کالج۔ گورنمنٹ کالج اور پولی ٹیکنیکل کالج کے احمدی طلباء شریک ہوئے۔

(احسان اللہ ہاشمی جنرل سیکرٹری
احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن فیصل آباد)

ضروری اعلان

کوئی تحریر یا تصویر یا اشتہار ایام جلسہ سالانہ یا اجتماعات مرکزیہ پر کوئی صاحب شائع کرنا چاہتے ہوں تو تصویر یا مسودہ کو اشاعت سے قبل نظارت اصلاح و ارشاد کو دکھا کر اجازت حاصل کر لینی چاہیئے۔ تمام احمدی احباب اس قاعدے کی پابندی کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

شکریہ احباب

حضرت والد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کی وفات پر جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و بیرون پاکستان سے تعزیتی قراردادیں موصول ہوئیں۔ احباب جماعت کے محبت بھرے تعزیتی خطوط موصول ہوئے۔ جو ہمارے لئے بہت ڈھارس کا موجب ہوئے۔ وفات کے موقعہ پر احباب و خواتین تشریف لا کر تعزیت کرتے رہے اپنی محبت اور ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو جزائے خیر دے آمین۔

خاندان حضرت مسیح موعود نے بھی تشریف لا کر ہمارے حوصلہ کو بڑھایا اور والد محترم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور الشرکۃ الاسلامیہ اور دیگر تنظیموں کی طرف سے ہمدردی کا جو اظہار کیا گیا ہے۔ ہم سب اہل خاندان ان کے شکرگزار ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بھی ازحد ممنون ہیں کہ انہوں نے ۱۹ ستمبر کو واشنگٹن میں نماز جنازہ پڑھائی۔ پاکستان اور بیرون پاکستان بھی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں والد محترم کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ اور ہمارا حافظ و ناصر ہو آمین

کیونکہ کثرت سے احباب نے خطوط بھجوائے ہیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ سب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ والدہ محترمہ بھی سب احباب کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔

(قاضی خلیل احمد۔ قاضی عزیز احمد۔ قاضی منیر احمد۔ سعیدہ بیگم۔ رشیدہ بیگم)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ اہلیہ میاں اصغر علی صاحب گلوب ٹمبر کارپوریشن لاہور کی طبیعت پچھلے کئی ماہ سے بعارضہ انفیکشن گردہ ناساز چلی آ رہی ہے۔ اگرچہ آج کل صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ لیکن پھر بھی خاکسار خاندان حضرت مسیح موعود اور بزرگان سلسلہ سمیت جملہ قارئین الفضل کی خدمت میں والدہ صاحبہ کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتا ہے

(شفقت محمود ابن میاں اصغر علی صاحب
گلوب ٹمبر کارپوریشن لاہور)

خوشخبری

دھاگہ سلائی بنائی دھاگہ کے نئی ہر رنگ میں دستیاب ہے۔ تھوک و پرچون خریدنے کے لئے ہم کو یاد رکھیں۔ آپ کا تعاون ہماری حوصلہ افزائی ہو گا۔ پتہ یاد رکھیں۔

پنجاب سرحد تھریڈ ورکس گل روڈ اکرم کالونی گوجرانوالہ

سپین میں مسجد کا سنگ بنیاد

(بقیہ صفحہ اول)

کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد جماعت احمدیہ کے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نے پچھلی جمعرات کو رکھا تھا۔ یہ جگہ جنوبی سپین میں دار الحکومت میڈرڈ سے دو سو میل دور پیدرو آباد کے مقام پر واقع ہے۔ امام جماعت مرزا ناصر احمد کے اس جگہ پہنچنے پر ان کا استقبال ان احمدیوں نے کیا۔ جو کہ افریقہ۔ امریکہ۔ ایشیا اور یورپ سے دور دراز کا سفر کر کے اس تقریب میں شرکت کے لئے پہنچے تھے۔ سنگ بنیاد رکھتے ہوئے (حضرت) امام جماعت نے اس پر زور دیا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اور اس کا پیغام پرامن طریقوں سے ہی پہنچایا جانا چاہیئے۔ انہوں نے سب لوگوں پر زور دیا کہ وہ اپنے تمام ساتھی انسانوں کی خدمت کریں۔ اور اس سلسلے میں کسی قسم کا امتیاز روا نہ رکھیں۔ امام جماعت احمدیہ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سپین کے لوگوں کی اسلام کے فراخدلانہ اصولوں کی طرف راہنمائی کرے۔

مسجد کا رقبہ ایک ہیکٹر سے کچھ کم ہے اور اس کا منصوبہ امام جماعت احمدیہ کی ہدایات کے مطابق طے پایا ہے۔ احباب جماعت احمدیہ اس موقعہ کو بہت اہم قرار دے رہے ہیں۔ کیونکہ یہاں پانچ سو سال کے عرصے کے بعد اسلام کا احیاء ہو رہا ہے۔

(داؤد حنیف)

درخواست دعا

مکرم عبدالحمید خان صاحب شوق عرصہ چار سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

خان صاحب مکرم نے اپنی اہلیہ محترمہ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے چار خطبہ نمبر مختلف احباب کے نام جاری کروائے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah